تحقیق و مطالعہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد اسلم رانا
ایڈیٹر ماہنامہ "المذاہب" شاہدرہ لاہور

عیسائی / یہودی نظریۂ الہام

کہنہ مشق اور پرجوش عیسائی مبلغ پادری برکت اے خان ایک ریٹائرڈ سکول ماسٹر ہیں۔ دوران ملازمت سے ہی تبلیغی سرگرمیوں میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ ان کی اکثر و بیشتر تحاریر کے مخاطبین مسلمان ہوتے ہیں۔ چند برس پیشتر انہیں اعزازی طور پر پادری بنا دیا گیا۔ رسم تقدیس سیالکوٹ چھاؤنی کے قدیم وسیع اور خوبصورت ہولی ٹرنٹی کیتھیڈرل نامی گرجا گھر میں منعقد ہوئی۔ راقم بھی اس تقریب میں شامل تھا۔

مؤقر جریدہ "الشریعۃ" بابت اپریل ۱۹۹۰ء (صفحہ ۸ کالم اول) میں حافظ محمد عمار خان ناصر نے پادری مذکور کی کتاب "اصول تنزیل الکتاب" (صفحات ۵، ۶) کے مندرجہ ذیل الفاظ نقل کیے ہیں: "آسمان پر الہامی کتابوں کی موجودگی اور ان کی آیات کے لفظ لفظ کسی خاص زبان میں نزول کا جو عقیدہ اہل اسلام کے درمیان مروج ہے۔ کتاب مقدس کے صحائف کے متعلق نہ یہودیوں میں اور نہ مسیحیوں میں ایسا عقیدہ کبھی مروج ہوا ہے۔"

عیسائیوں کی کتاب مقدس، بائبل، رومن کیتھولک عیسائیوں کے نزدیک ۷۲، اور پادری صاحب کے پروٹسٹنٹ فرقہ کے ہاں ۶۶ کتابوں پر مشتمل ہے۔ متنازعہ فیہ کتابوں کو اپوکریفا کہتے ہیں۔ بائبل کی اکثر و بیشتر کتابوں کے مصنفین سن و مقام تحریر اور مخاطبین کا تحقیق کچھ پتہ نہیں۔ بس کتابوں کے مندرجات اور تاریخ کی مدد سے اندھیرے میں کچھ تیر چلائے جاتے ہیں۔

عیسائی نظریۂ الہام

سیدھے سادے چند الفاظ میں عیسائی نظریۂ الہام یہ ہے کہ عیسائی علماء کی کمیٹی جس کتاب کو قبول کرے وہ الہامی، مقدس، مستند، خدا کا کلام اور مدار نجات ہے۔ بائبل کی مخصوص مسیحی کتابیں اسی طرح مسیحی علما کی مختلف کونسلوں، کمیٹیوں اور مجلسوں نے پاس کی تھیں اور یہ انتخاب بھی کوئی حتمی شے اور یقینی امر نہیں ہے۔ افریقی مشنری نہلز ایسی مجالس کا ذکر کر کے لکھتے ہیں: "ہم بھی ان سے اتفاق یا اختلاف کرنے کی پوزیشن میں ہیں"

(CHRISTIANS ANSWER MUSLIMS BY GERHARD NEHLS: 1980, P. 118)

یعنی فی زمانہ بھی مسیحی علماء کی کوئی کونسل بائبل کی کسی کتاب کو غیر مستند قرار دینے اور اس مجموعہ سے نکال باہر کرنے کا اختیار رکھتی ہے۔ چند آراء پیش خدمت ہیں۔

"ارامس کے خیالات پاک نوشتوں کے الہام اور مجموعے کے متعلق بالکل آزادانہ تھے۔ وہ مقدس یوحنا کے مکاشفہ (بائبل کی آخری کتاب۔ اسلم) کے الہامی ہونے سے منکر تھا۔ لوتھر بائبل کے صحیفوں پر اپنی ہی تمیز کے مطابق حکم لگاتا تھا۔ چنانچہ وہ مقدس "یعقوب کے خط" کے حق میں کہتا تھا کہ وہ تو "کوڑا یا بھوسہ" ہے کیونکہ یہ خط اس کے اس خیال سے کہ آدمی فقط ایمان کے ذریعے سے راستباز ٹھہرتا ہے اختلاف کرتا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ اس کے نزدیک بائبل کے تمام صحیفے یکساں قدر و قیمت نہیں رکھتے۔ پولوس کی تحریرات کو وہ سب سے افضل سمجھتا تھا۔ اگرچہ اس کے بعض دلائل کی نکتہ چینی کرنے سے بھی نہیں جھجکتا۔" (بائبل کا الہام مصنفہ ڈاکٹر جے پیٹرسن سمائتھ ڈی ڈی مطبوعہ ۱۹۵۲ء، ص ۱۸، ۸۲)

یہودی نظریہ

یہودیوں کی کتابوں کو بھی ۹۰ء میں فلسطین کے مقام جمنیا میں علماء یہود کی ایک کونسل نے مقدس قرار دیا تھا۔ (میزان الحق مصنفہ پادری

سی جی فانڈرڈی ڈی صفحہ ۹۶) راقم الحروف کے محدود سے مطالعہ کے مطابق یہودی اپنی کتب مقدسہ کے مصنفین اور الہام وغیرہ کے چکر میں نہیں پڑتے۔ البتہ تورات بارے ان کا نظریہ خاص ہے۔ ڈاکٹر سمائتھ لکھتے ہیں: "یہودیوں کے ربا (علماء۔ اسلم) لوگ موسوی تحریروں (تورات کی مروجہ پانچ کتابوں۔ اسلم) کی ایسی عزت کرنے لگے کہ آخرکار یہ کہہ اُٹھے کہ خدا نے خود آسمان سے یہ کتابیں لکھی ہوئی موسیٰ کے حوالہ کی تھیں۔ نہیں بلکہ یہ کتاب ایسی کامل اور ایسی صفات سے موصوف تھی کہ خود یہوواہ خدائے قادر اس کے مطالعہ میں ہر روز تین گھنٹے صرف کیا کرتا تھا" (ایضاً صفحہ ۵)

مطالعۂ بائبل کے ایک امریکی پروفیسر ہارون آرڈسن لکھتے ہیں: "بنیاد پرست یہودی فی زمانہ بھی یہی تعلیم دیتے ہیں کہ خدا نے کوہ سینا پہ بالکل بنفسِ نفیس ظاہر ہو کر شریعت دی اس لیے تورات کے الفاظ خدائی ہیں اور مکمل طور پر قطعی ہیں": (A LION HAND BOOK: THE WORLD'S RELIGIONS: 1982, P. 292, COL. 1)

پادری گیرڈز تورات بارے یہودی عقیدہ بیان کرتے ہیں "کہ ہر لفظ اور ہر حرف میں یکساں الہام ہے" (الہام مصنفہ پادری کینن ڈبلیو ایچ ٹی گیرڈز بی اے مطبوعہ ۱۹۵۸ء صفحہ ۱۵)

عیسائی اختلاف

اب قارئین کرام فاضل پادری صاحب کے اس فرمودہ پر غور فرمائیں: "جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ موسیٰ پر توریت شریف ایک کتاب کی صورت میں آسمان سے نازل ہوئی تھی ان کی یہ بات خداوند کی کتاب مقدس کے اصول الہام کے سراسر خلاف ہے کیونکہ آسمان پر پہلے سے توریت کی کتاب کی موجودگی کو تسلیم کرنے کے بعد ہی اس توریت کی کتاب کے بزرگ موسیٰ پر آسمان سے نزول کا سوال پیدا ہوتا ہے۔

معزز پادری صاحب کی جانے بلا کہ مسلمانوں کے نظریۂ الہام پر حملہ کرتے کرتے انہوں نے یہودیوں کے منہ آ جانا تھا جو کہ لکھی لکھائی تورات کا نزول ہی نہیں مانتے بلکہ اسے کے بھی قائل ہیں کہ اللہ پاک روزانہ تین گھنٹے اس کی تلاوت کیا کرتا تھا۔

یاد رہے کہ تورات یہودی کتب مقدسہ (عیسائی بائبل کے پہلے حصہ) کی اصل الاصول ہے۔ یہودیوں کا سرمایۂ افتخار ہے ان کی زندگی ہے۔ شریعت موسوی اسے ہی کہا جاتا ہے اس کے اصل اور سادہ لین ماننے والے یہودی ہی ہیں عیسائیوں کی تورات سے دلچسپی اور اس کا تقدس محض زبانی جمع خرچ تک ہی محدود ہے۔ عیسائی اس پر ہزار لعنت بھیجتے ہیں (گلتیوں ۳:۱۳) موجودہ عیسائیت (دراصل پولوسیت) کی تو تعمیر ہی تورات کے قبرستان میں ہوئی ہے۔

یہودی تورات کی عظمت اور الہام بارے جو نظریہ بھی چاہیے رکھیں عیسائیوں کو اسے چیلنج کرنے اور ان پہ اپنا نظریہ ٹھونسنے کا کیا حق حاصل ہے؟

عیسائی اور لفظی الہام

یہودیوں کی تقلید میں کبھی عیسائی بھی لفظی الہام کا عقیدہ رکھتے تھے۔ ڈاکٹر سمائتھ کے الفاظ میں: "ہم نے بھی بائبل کے ساتھ ایسا ہی کیا ہے۔ ہم بھی قریباً اس کے حق میں بھی یہی سب باتیں کہہ گزرے ہیں۔ ہم موسیٰ اور متی اور پولوس کے واسطے وہ حقوق طلب کرتے ہیں جو شاید کبھی ان کے وہم خیال میں بھی نہیں آئے تھے۔ شاید ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان باتوں کو ان سے بہتر سمجھتے ہیں مگر اس قسم کے باطل توجہات کے ذریعے ہم نے اس کتاب کی فطرتی حسن و خوبی کو گنوا دیا ہے اور ہم نے اس کتاب کو اپنی حماقت سے دشمنوں کے حملوں کے لیے نشانہ بنا دیا ہے کہ جو بھی اگر چاہے تو اس پہ طفلانہ حملہ کرنے کے لیے میدان کھلا پاتا ہے" صفحہ ۸۔

قارئین کرام غور فرمائیں کہ پادری صاحب کے دعوے

کے قطعی برعکس ہم نے یہودیوں اور عیسائیوں دونوں اقوام میں لفظی الہام کا عقیدہ انہی کی زبانی ثابت کر دیا ہے۔ اسے کہتے ہیں جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے۔

آئیں عیسائیوں کے نظریۂ الہام جسے پادری صاحب "خداوند کی کتاب مقدس کا اصول الہام" کہتے نہیں تھکتے کی اصل ڈاکٹر سمائتھ ہی کے قلم سے معلوم کریں۔ موصوف لکھتے ہیں: "الہام کا خیال فقط یہودیوں اور مسیحیوں میں ہی محدود نہیں ہے۔ قدیم یونانی و رومی مصنف بھی اکثر "الٰہی جنون یا خدا سے اٹھائے جانے یا خدا سے الہام کیے جانے اور پھونکے جانے" کا ذکر کرتے ہیں۔ فنون شریفہ مثلاً سنگ تراشی یا مصوری اور شاعری کی لیاقت، پیشگوئی کی قدرت، عشق و محبت کا جوش اور لڑائی کا تہور، یہ سب باتیں ان قدرتی دیوتاؤں کی طرف منسوب کی جاتی تھیں جو اس وقت اس شخص پر قابو پائے ہوئے سمجھے جاتے تھے۔ یہی الفاظ اور خیالات بعد ازاں مسیحیوں کی مذہبی اصطلاحات میں بھی داخل ہو گئے اور لازمی طور پر ابتدائی کلیسیا کے تصورات الہام پر بھی کسی درجہ تک اپنا اثر ڈالا۔" (صفحہ ۹۵)

لیجئے ہمارے لیے عیسائی نظریہ سمجھنا آسان ہو گیا کہ "الہام کے معنی ہیں روح القدس کا نفخ یا پھونکنا تاکہ زیادہ روحانی کیفیت یا حالت یا زیادہ گرم جوشی اور گہری محبت پیدا کر دے اور خدا کے مقاصد و منشار کا گہرا علم و فہم حاصل ہو یا دیگر قابلیتیں کہ جن کے استعمال کی الہامی شخص کو اپنے منصبی کام کے سرانجام کرنے کے لیے ضرورت تھی زیادہ تیز اور طاقت ور کر دیئے۔" صفحہ ۹۰

اب جب مجموعہ کتب (بائبل) کا کوئی سر منہ ہو اس میں عجیب و غریب اور ناقابل یقین و ایمان باتیں لکھی ہوں اس کی کتابیں انفرادی صوابدید کی زد میں ہوں انہیں الہامی ماننے سے انکار کیا جا رہا ہو ان کتابوں کے لفظی الہام کو کون مانے گا؟ ذرا ایک حوالہ مطالعہ فرمائیں۔ بائبل کی کتاب ایوب میں لکھا ہے:

"اس کا ایوب پر غصہ بھڑکا اس لیے کہ اس نے اپنے آپ کو خدا سے زیادہ صادق ٹھہرایا تھا اور اس کا غصہ تینوں دوستوں پر بھی بھڑکا اس لیے کہ ان کے پاس جواب نہ تھا اور انہوں نے خدا کو مجرم ٹھہرایا تھا۔" (ایوب ۳۲: ۲، ۳۔ رومن کیتھولک اردو ترجمہ بائبل۔ کلام مقدس مطبوعہ سوسائٹی آف سینٹ پال روما ۱۹۵۸ء)

چنانچہ عیسائیوں کو لفظی الہام کا نظریہ مجبوراً چھوڑنا پڑا کہ وہ بائبل کو ڈبوئے لیے جا رہا تھا۔ ڈاکٹر سمائتھ بصد حسرت و یاس لکھ گئے: "پاک نوشتوں (بائبل کی کتابوں۔ اسلم) کے ہر ایک طرح کے تفصیلی امور میں کامل طور پر بے خطا ہونے پر اصرار کرنا فقط ایک غیر ضروری اور بے سند بات ہی نہیں ہے بلکہ اس کا ماننا الہام کے عقیدہ کو سخت معرض خطر میں ڈالتا ہے۔ بھلا بتاؤ تو... فرانس کے مشہور مصنف اور فصیح البیان رینان کو کس چیز نے ملحد بنا دیا؟ یہی بات کہ الہام کے عقیدۂ سہو و خطا سے بریت کے عقیدہ کے ساتھ جکڑا ہوا تھا۔ چارلس بریڈلا کو کس چیز نے بائبل کا دشمن بنا دیا؟ یہ کہ پادری جس نے اسے مستقیم ہونے کے لیے تیار کیا اس نے اس ذی فہم لڑکے کے سوالات کو جو وہ الہام کے مسئلہ پر کرتا تھا اپنی تنگ خیالی کی وجہ سے زجر و توبیخ کے ساتھ رد کر دیا اور اس کا کچھ تسلی بخش جواب نہ دیا۔ ناظرین آپ بھی کئی لوگوں سے واقف ہوں گے جن کا ایمان اسی قسم کی تعلیمات کے سبب سے زائل ہو گیا ہے۔ چند ماہ ہوئے خود میرے ذاتی تجربے میں بھی یہ امر آیا اور میں نے دیکھا کہ میرے ایک بڑے گاڑھے دوست کے ایمان پر اسی قسم کی غلط تعلیم نے پانی پھیر دیا۔

یقین جانو وہ لوگ بائبل کے نادان دوست ہیں جو الہام کو اس قسم کے سوالات کے ساتھ وابستہ کرتے ہیں جب مذہبی معلموں کی جماعت میں ایسے اشخاص موجود ہوں جو کہیں

کہ ایک ذراسی غلطی کے ثابت ہونے سے بائبل کا الہامی ہونا مردود ٹھہرے گا جبکہ لفظوں کے صاف صاف معنوں کو کھینچ تان کر ذرا ذرا سے اختلافات کو تطبیق دینے کی کوشش کی جاتی ہے یا اس کے علمی امور کی متعلقہ باتوں کو زمانۂ حال کی تحقیقات اور دریافتوں سے ملایا جاتا ہے تو اس سے بائبل کو کچھ نفع حاصل نہیں ہوتا بلکہ الٹا اس کی جان عذاب میں پھنستی ہے۔ ایسی کتابوں کو پڑھ کر خواہ مخواہ یہ خیال پیدا ہوگا کہ گویا ہماری نجات کا مدار اسرائیلیوں کی ادنیٰ علمی واقفیت کی صحت پر ہے یا یہ کہ ہمارا مذہب معرض خطر میں ہے۔"
(صفحات ۱۴۶-۱۴۷)

عیسائی نظریۂ الہام کی تشریح کی جا چکی ہے کہ عیسائی علماء کی کونسلوں کا مرہون منت ہے۔ پادری صاحبان جس کتاب کو مناسب سمجھیں "الہام" کا سرٹیفکیٹ عنایت فرما دیں عملی صورت یہی ہے باقی سب لفاظی ہے۔ آئیں بائیں شائیں کرنا اور حجتیں کاٹنا ہے۔ عیسائی آنا اتراتے جو پھرتے ہیں کیا کوئی مائی کا لال عیسائیوں کا تسلیم شدہ "خداوند کی کتاب مقدس کا اصول الہام" خداوند کی کتاب مقدس میں سے دکھا سکے گا؟
صاحبو! سجے سجائے ڈرائنگ روموں میں بیٹھ کر "خداوند کی کتاب مقدس کے اصول الہام" کی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملا دینا اور بات ہے جبکہ آب و گل کی اس بستی رستی دنیا میں "خداوند کی کتاب مقدس کے اصول الہام" کو نباہنا اور ثابت کرنا اور بات۔

لگے ہاتھوں عیسائی بھائی یہ بھی بتا دیں کہ اگر انہوں نے تنوات کی بے آب و گیاہ وادیوں میں یونہی دھکے کھانے اور ٹامک ٹوئیاں مارتے پھرنا تھا تو پھر تثلیث اقدس کے دوسرے اقنوم مسیح خداوند کے اس قول کہ "دیکھو میں دنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں (انجیل متی آیت آخر) اور تیسرے اقنوم روح القدس خداوند کا مسیحیوں کو تعلیم دینے اور سنبھالنے

کرنے کا مطلب کیا ہے؟ (مسیحی علم الٰہی کی تعلیم مصنفہ پادری ولیم برک ہاف۔ وکلف اے بنگلور مطبوعہ ۱۹۸۲ء صفحہ ۱۳۶)

بابو! کچھ تو بولو، سانپ ہی کیا سونگھ گیا؟ جو کچھ تم نے پڑھا ہے روح القدس تمہیں بتاتا کیوں نہیں ہے؟ (مرقس ۳: ۱۱)

مئی کے شمارہ میں پادری فنڈر کو کیتھولک لکھا گیا ہے۔ حالانکہ پادری صاحب پروٹسٹنٹ فرقہ سے متعلق تھے۔ اپوکریفا کی بحث میں بقلم خود لکھتے ہیں: "ہم پروٹسٹنٹ مسیحی عہد عتیق کی عبرانی کتب دینی کو مانتے ہیں۔" (میزان الحق صفحہ ۱۴۴)
امید ہے کہ یہ چند حروف بغرض تصحیح کافی رہیں گے۔

بقیہ: بیت اللہ شریف

ٹوٹ گئی تو مسلمان بھی دنیا میں ذلیل ہو کر رہ جائیں گے۔ مقام افسوس ہے کہ اہل اسلام کی یہ مرکزیت ایک عرصے سے ختم ہو چکی ہے جس کے نتیجے میں مسلمان ہر مقام پر ذلت کی علامت بن رہے ہیں۔ بیت اللہ شریف کو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی اصلاح، تکمیلِ اخلاق، روحانیت اور علوم ہدایت کا مرکز بنایا ہے۔ اسی زمین میں پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی نشاۃ ہوئی۔ قرآن کریم یہیں نازل ہوا۔ اسی بیت اللہ کو ہمیشہ کے لیے نمازوں کا قبلہ مقرر کیا گیا، اسے حج و عمرہ کا مرکز بنایا گیا لہٰذا یہ لوگوں کے قیام کا ذریعہ اور اللہ تعالیٰ کے شعائر میں سے ہے۔ اس کی شرف و عزت قرب قیامت تک قائم رہے گی۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ حبشہ کا موٹی پنڈلیوں والا ایک ظالم انسان اس پر حملہ آور ہو کر اسے گرا دے گا اور اس کے بعد جلدی قیامت برپا ہو جائے گی۔ اسی لیے فرماتے ہیں کہ جب تک کعبہ شریف اور دیگر شعائر اللہ کی عزت و حرمت اور مرکزیت قائم ہے دنیا قائم ہے اور جب یہ نہ رہے گی تو دنیا بھی باقی نہیں رہے گی۔